جمعرات 16- دسمبر 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعرات 16- دسمبر 1999ء - 7 رمضان 1420 ہجری- 16 فتح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 286

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی عظمت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ آیت پڑھی "آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند ان شریکوں سے جو لوگ اس کے مقابل میں ٹھہراتے ہیں"۔ حضورؐ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "میں بڑی طاقتوں والا اور نقصان کی تلافی کرنے والا ہوں۔ میرے لئے ہی بڑائی ہے۔ میں بادشاہوں میں بلند شان والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنی ذات کی مجد اور بزرگی بیان کرتا ہے۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو بار بار بڑے جوش سے دہرا رہے تھے یہاں تک کہ منبر لرزنے لگا اور ہمیں خیال ہوا کہ کہیں آپ منبر سے گر ہی نہ جائیں۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 88)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

29- رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

○ رمضان المبارک اور انفاق فی سبیل اللہ کا باہم گہرا تعلق ہے اس مبارک مہینہ میں نیکی کی بجا آوری دوسرے عرصہ کی نیکی سے کہیں زیادہ اجر کی مستحق ہوتی ہے اس لئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے اس مبارک مہینہ میں تحریک جدید کے وعدے سے سبکدوش ہونے کو پسند فرمایا اور 29- رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب میں ان مجاہدین کے لئے خصوصی دعا کی روایت قائم فرمائی جو اس تاریخ سے پہلے اپنے وعدے ادا فرما دیتے ہیں۔ امسال بھی انشاء اللہ ایسے خوش نصیب مجاہدین کے لئے مذکورہ دعائیہ تقریب کے موقع پر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے گی۔

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ مطلوبہ فہرستیں 29- رمضان المبارک کی تاریخ سے دو دن پہلے مرکز میں پہنچانے کا اہتمام فرمایا جائے۔

اس امر کا خاص خیال رہے کہ وعدے معیاری ہوں جو سال نو کے وسعت پذیر تقاضوں کو پورا کرنے والے اور ٹارگٹ کے حصول میں ممد ومعاون ثابت ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور اجر عظیم سے نوازے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مالی اہداف مجلس انصار اللہ

○ تمام زعماء و ناظمین انصار اللہ پاکستان سے درخواست ہے کہ وہ رواں مالی سال کے تشخیص بجٹ کے مطابق نہ صرف وصولی کو سو فیصد یقینی بنائیں بلکہ اپنے ہر قسم کے پچھلے بقایا جات کے حساب کو بھی بے باق کریں۔ یہ بہت ضروری اور تاکیدی امر ہے کہ اگلے سال میں داخل ہونے سے قبل کوئی ایک مجلس بھی "بقایا دار" کی فہرست میں شامل نہ رہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے تمام زعماء / ناظمین بھرپور کوشش کر کے بقایا جات کو صاف کریں۔ اللہ تعالیٰ سب رفقاء کار کی مساعی میں برکت عطا فرمائے اور مقبول خدمت کی توفیق دے۔ آمین

(قائد مال۔ مجلس انصار اللہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قرب الی اللہ میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تم یہ مت خیال کرو کہ تم میں کمزوریاں ہیں اور تم بہت سے گناہوں سے بچ نہیں سکے۔ جب سب گناہوں سے بچ جائیں گے اور ساری کمزوریاں دور ہو جائیں گی تب ہم خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ شیطان کے دھوکے اور وسوسے ہیں۔ کوئی گناہ اور کوئی کمزوری خدا کے قرب سے نہیں روک سکتی۔ گناہ اور کمزوریاں چلتے چلتے اس طرح جھڑتی جاتی ہیں جس طرح ایک آدمی چلتا جاتا ہے اور اس کی جوتی سے کانٹے جھڑتے جاتے ہیں جس طرح مضبوط کپڑے کا کوٹ پہن کر کانٹوں سے گذرنے والا جب کسی کانٹے سے اٹکتا ہے تو ٹھہرتا نہیں۔ بلکہ جھٹکا دیکر چھڑا لیتا ہے۔ اور آگے روانہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تمہارے کاندھوں پر بھی دین کا کوٹ ہے۔ اور تم اس قسم کی رکاوٹوں سے ٹھہرو نہیں بلکہ انہیں پیچھے چھوڑ کر آگے گذرتے جاؤ۔ یہ چیزیں تمہاری راستہ میں روک نہ ہوں۔ اور تم اس فکر میں مت پڑو کہ ان کو ہٹا لیں تو پھر آگے بڑھیں گے۔ اگر تم اس کے ہٹانے میں لگے رہو گے تو اسی میں رہ جاؤ گے۔ دیکھا گیا ہے۔ ایک کانٹا لگنے پر اگر اسے ٹھہر کر ہٹانے لگیں تو دوسرا لگ جاتا ہے۔ لیکن اگر بغیر ٹھہرے جھٹکا دے دیا جائے تو آسانی سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ پس ان روکوں کی فکر میں مت رہو۔ یہ خود گرتی اور ہٹتی جائیں گی۔

تمہارا کام یہ ہے کہ قرب الی اللہ کے لئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے جاؤ۔ نمازوں میں روزوں میں ایک دوسرے سے سلوک میں' معاملہ کرنے کرانے میں' قرض لینے اور دینے میں' بات چیت میں افسر یا ماتحت ہونے کی حالت میں' بیوی بچوں کے معاملہ میں غرضیکہ ہر بات میں یہی غرض تمہارے مدنظر ہونی چاہئے۔ کہ قرب الی اللہ حاصل ہو۔ اگر تم سے کوئی غلطی ہوتی ہے۔ کوئی کمزوری سرزد ہوتی ہے۔ کوئی نقص واقع ہوتا ہے تو یہ نہیں کہ اس مقصد کو چھوڑ دو۔ بلکہ اور زیادہ کوشش کرو۔ جس طرح ایک لکھنے والا پہلے خراب لکھتا ہے۔ لیکن بار بار لکھنے سے اچھا لکھنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تم بھی مستقل رہو گے۔ تو سب نقص دور ہو جائیں گے (-)

تم اپنے ہر کام ہر فعل اور ہر بات میں اس اصل کو مدنظر رکھو۔ رات دن تمہارے دل میں ایک ہی خواہش ہو کہ تم دنیا میں رہ کر خدا سے جا ملو۔ دنیا کے علوم اور دنیا کی ترقیات تمہیں اپنی طرف نہ کھینچیں۔ (-)

پس یہ خواہش اپنے اندر پیدا کرو۔ کہ خدا تعالیٰ کو پانا ہے اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ دنیا کے مال' دنیا کے فوائد' دنیا کے منافع تمہاری نظر میں کچھ حقیقت نہ رکھتے ہوں۔ اگر یہ صورت ہو۔ تو خواہ تم میں لاکھ کمزوری ہو کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ اگر سارے نہیں تو تم میں سے ایک جماعت ضرور منزل مقصود پر پہنچ جائے گی۔

(خطبات محمود جلد 7- صفحہ 157-158)

ملتا ہے وہ اسی کو جو ہو خاک میں ملا!
ظاہر کی قیل و قال بھلا کس حساب میں
ہوتا ہے وہ اسی کا جو اس کا ہی ہو گیا
ہے اس کی گود میں جو گرا اس جناب میں

(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرفانِ حدیث نمبر 31

روزہ فتنوں کا کفارہ ہے

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

انسان کے لئے اس کے اہل اور مال اور پڑوسی میں فتنہ ہے جس کو نماز اور روزے اور صدقہ دور کر دیتے ہیں-

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصوم کفارة)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں-

حذیفہؓ نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے فقال' حضرت عمرؓ نے کہا(-) تم میں سے کون ہے جسے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کا یہ قول یاد ہے (-) فتنے کے متعلق- یعنی چونکہ بہت سے فتنوں نے آنا تھا اور بعض صحابہ کو خصوصیت سے شوق تھا کہ وہ فتنوں کی باتوں کو ازبر کرلیں تاکہ دنیا کو متنبہ کرسکیں کہ ایسے ایسے فتنے پیدا ہونے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مضمون کو صحیح رخ پر چلانے کے لئے یعنی فتنے سے مراد لوگ یہ سمجھتے ہیں قتل و غارت ہوگا' لوگ بھاگے پھریں گے' افراتفری پیدا ہو جائے گی ان باتوں کا شوق ہو گیا ہو گا لوگوں کو' جیسے نجومیوں کے پیچھے جاتے ہیں بتاؤ آئندہ کیا ہونا ہے- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان خیالات کا رخ صحیح جانب پھیرا ہے اس حدیث میں- فرمایا' تمہیں کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی باتیں یاد ہیں فتنے سے متعلق-(-) حذیفہ بھی ان میں سے ہیں جن کو شوق تھا بڑی فتنوں کی حدیثیں یاد کی ہوئی ہیں ہم نے- حذیفہؓ نے کہا ہاں مجھے' میں نے فتنہ کی باتیں سنی ہوئی ہیں-(-) کہ تم ان باتوں کے اوپر بڑے دلیر ہو- جری بہادر کو کہتے ہیں- اب اس دلیری میں بظاہر ایک تعریف بھی ہے اور یہ بھی بیان فرمادیا کہ تم ضرورت سے زیادہ بہادر بنے پھرتے ہو- ان فتنوں کی باتوں کو سمجھے بغیر ارد گرد بیان کرتے پھرتے ہو اور دلیری دکھاتے ہو اور حذیفہ کو سمجھانا بھی مقصود تھا- فرمایا(-) جب یہ بات سنی تو تب حذیفہؓ کو ہوش آگئی اور جو فتنے کی حقیقت تھی جس کے لئے کسی فساد کے زمانے کے دیکھنے کی ضرورت ہی کوئی نہیں وہ دائمی حقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیان کرچکے تھے اور ان کو شوق تھا دوسری باتیں کرنے کا- حضرت عمرؓ نے جب یہ ایک قسم کا ڈانٹا اور حقیقت حال کی طرف توجہ کرنے کی نصیحت فرمائی تو اب دیکھیں وہی حذیفہ کیا بات کرتے ہیں- وہ کہتے ہیں (-) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ انسان کا فتنہ اس کے (-) اپنے اہل و عیال میں ہے (-) اور اپنے مال میں ہے-(-) اور اپنی اولاد میں ہے (-) اور اپنے پڑوسی میں ہے (-) اب اس کا جو ترجمہ دیا گیا ہے اس میں یوں لگتا ہے جیسے کفارہ ہے' وہ کفارہ نہیں ہے- تکفر کا مطلب ہے اس کو دور کرتا ہے' ہٹاتا ہے- پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو اصل فتنہ بیان فرمایا ہے اور اس سے مومن کو ہمیشہ کے لئے متنبہ کر دیا وہ یہ فتنہ ہے- یہ مراد نہیں کہ تم ایسے زمانے میں آؤ جس میں ہر طرف فساد پھیلا ہو تب تم ان باتوں کی طرف توجہ کرو کیونکہ فتنے کا جو علاج بتایا ہے یہ روزمرہ کی مومن کی زندگی ہے اور اصل فتنہ ہے ہی وہی- اگر یہ گھر کا فتنہ ٹھیک ہو جائے' اگر آپ اپنے اہل و عیال کو صحیح رستہ پر ڈال دیں تو اس سے بہتر اور کوئی فتنوں کا علاج نہیں ہے- پس وہی حذیفہؓ جن کی اکثر حدیثیں لوگ ایسے ایسے فتنوں کے متعلق پیش کرتے ہیں جن سے انسان کی عقل چکرا جاتی ہے- حضرت عمرؓ کی نصیحت کو سمجھ گئے اور اس فتنے کی بات کی جو سب سے بڑی اہمیت رکھتا ہے- اور وہ فتنہ ان کو یاد تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہوا ہے- پس حدیثوں پر غور کرنے اور ان میں ڈوبنے سے بڑے بڑے مطالب ہاتھ آتے ہیں سرسری باتیں کرکے گزر جائیں تو آپ کو کچھ بھی سمجھ نہیں آئے گی- پس رسول اللہؐ کا کلام جیسے کہ میں نے عرض کیا ہے خود بولتا ہے' عظیم الشان معانی اپنے اندر رکھتا ہے-

پس اس فتنے کی فکر کرو جو تمہارے گھروں میں ہو رہا ہے' تمہارے بچوں کی صورت میں رونما ہو رہا ہے' تمہارے اموال کی صورت میں رونما ہو رہا ہے اور اس کو دور کرنے کے لئے الصلوۃ والصوم دو ہی چیزیں ہیں- نمازوں سے گھر کو بھر دو اور جب رمضان کے مہینے کے روزے آیا کریں اور ویسے بھی اپنے گھروں کو روزوں سے بھر دیا کرو ہر قسم کے فتنے سے نجات پاؤ-

(روزنامہ الفضل ربوہ- 29 دسمبر 98ء)

غزل

سرِ مقتل وفا کے حوصلے بھی
محبت کی سزا بھی ہیں صلے بھی

شکایت بھی کرے شکوے گلے بھی
مگر وہ سامنے آکر ملے بھی

زبانوں پر ہیں خاموشی کے پہرے
درِ جاں پر صدا کے سلسلے بھی

اگر یہ فاصلے ہیں بندگی کے
ہمیں منظور ہیں یہ فاصلے بھی

زمانہ مندمل کر دے گا ان کو
سلے ہوں زخم یا ہوں اَن سلے بھی

کسے فرصت تھی رک کر دیکھنے کی
یہ غنچے مسکرائے بھی کھلے بھی

ضروری تو نہیں اس طرح ملنا
وہ مل سکتا ہے ہم سے بن ملے بھی

اٹھا کر پھینک تو دوں اس کو مضطرؔ
مگر یہ ہجر کا پتھر ہلے بھی؟

چوہدری محمد علی

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تہجد کے لئے اٹھنے کے تیرہ طریق

بیان فرمودہ حضرت مصلح موعود

حضرت مصلح موعود اپنی تقریر ذکر الٰہی میں فرماتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ تہجد پڑھنی تو ضرور چاہئے مگر رات کو اٹھیں کیونکر۔ اس کا ایک ادنیٰ طریق میں پہلے بتاتا ہوں اگرچہ اس میں نقصان بھی ہے مگر فائدہ بھی ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آج کل الارم والی گھڑیاں مل سکتی ہیں ان کے ذریعہ انسان جاگ سکتا ہے۔ مگر میرا تجربہ ہے کہ یہ کوئی ایسا مفید طریق نہیں ہے۔ وجہ یہ کہ چونکہ انسان کو بھروسہ ہو جاتا ہے کہ وہ مجھے وقت پر جگا دے گی اس لئے رات کو اٹھنے کی نیکی کی طرف جو توجہ اور خیال ہونا چاہئے وہ اس کو نہیں ہوتا۔ اگر اسے اٹھنے کا خیال ہوتا اور اسی خیال میں ہی اس کی آنکھ لگ جاتی تو گویا وہ ساری رات ہی عبادت کرتا رہتا۔ اس کے علاوہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر اٹھنے کو جی نہ چاہے تو انسان بجتے بجتے الارم کو بند کر دیتا ہے۔ لیکن اگر نیت اور ارادہ سے سوئے گا تو وقت پر ضرور اٹھ کھڑا ہوگا۔ پھر ایسے لوگ جو گھڑی کے ذریعہ اٹھتے ہیں وہ اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ نماز میں نیند آتی ہے۔ اس کی بھی وجہ یہی ہے کہ وہ گھڑی سے اٹھتے ہیں نہ کہ اپنے طور پر اس لئے یہ طریق کوئی مفید نہیں ہے۔ ہاں ابتدائی حالت کے لئے یا کسی خاص ضرورت کے وقت مفید ہوتا ہے۔

میرے نزدیک وہ طریق جن سے رات کو اٹھنے سے مدد مل سکتی ہے تیرہ ہیں۔ اگر کوئی شخص ان پر عمل کرے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے ضرور کامیابی ہوگی۔ شروع میں تو ہر کام میں مشکلات ہوتی ہیں مگر آخر کار ضرور ان کے ذریعہ کامیابی ہوگی۔ یہ سب باتیں جو میں بیان کروں گا وہ قرآن اور حدیث سے ہی اخذ کی ہوئی بیان کروں گا نہ کہ اپنی طرف سے۔ مگر یہ خدا تعالیٰ کا مجھ پر خاص فضل ہے کہ یہ باتیں مجھ پر ہی کھولی گئی ہیں۔ اور اوروں سے پوشیدہ رہی ہیں۔ اگر وقت تنگ نہ ہوتا۔ تو میں قرآن کریم کی وہ آیات اور حدیثیں بھی بیان کر دیتا جن سے میں نے اخذ کی ہیں مگر اب صرف نتائج ہی بیان کروں گا

پہلا طریق یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے نیچر میں قاعدہ رکھا ہے کہ جس وقت میں کوئی چیز پیدا ہوئی ہو وہی وقت جب دوسری دفعہ آئے تو اس چیز میں پھر جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی مثالیں کثرت سے مل سکتی ہیں۔ مثلاً انسان کو جو بیماری بچپن میں ہوئی ہو وہی بیماری بڑھاپے میں جبکہ بچپن کی سی حالت ہو جاتی ہے عود کر آتی ہے۔ یہی بات درختوں اور پرندوں میں پائی جاتی ہے۔ اس قاعدہ سے رات کو اٹھنے میں اس طرح مدد مل سکتی ہے کہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کچھ عرصہ ذکر کرلے۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ جتنا عرصہ وہ ذکر کرے گا صبح سے اتنا ہی قبل اس کی آنکھ ذکر کرنے کے لئے کھل جائے گی۔

دوسرا طریق یہ ہے

کہ عشاء کی نماز پڑھ لینے کے بعد کسی سے کلام نہ کرے۔ رسول کریم ﷺ نے بھی عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کلام کرنے سے روکا ہے۔ گو یہ بھی ثابت ہے کہ بعض دفعہ آپؐ کلام کرتے رہے ہیں۔ مگر عام طور پر آپؐ نے منع فرمایا ہے۔ اس کا باعث یہ ہے کہ اگر عشاء کی نماز کے بعد باتیں شروع کر دی جائیں گی تو انسان زیادہ جاگے گا اور صبح کو دیر کر کے اٹھے گا۔ اور دوسرے یہ کہ اگر وہ باتیں دینی اور مذہبی نہ ہوں گی تو ان کی وجہ سے توجہ دین سے ہٹ جائے گی۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز کے بعد بغیر کلام کئے سو جانا چاہئے تاکہ دینی خیالات پر ہی آنکھ لگے اور سویرے کھل جائے۔ دفتر کے کام یا اور کوئی ضروری فعل عشاء کی نماز کے بعد منع نہیں۔ مگر یہ ضروری ہے کہ سونے سے پہلے ذکر کرلے۔ یہ دوسرا طریق ہے۔

تیسرا طریق یہ ہے

کہ جب کوئی عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سونے لگے تو خواہ اس کا وضو ہی ہے۔ تو بھی تازہ وضو کر کے چارپائی پر لیٹے۔ اس کا اثر قلب پر پڑتا ہے اور اس سے خاص قسم کی نشاط پیدا ہوتی ہے۔ اور جب کوئی تازہ وضو کی وجہ سے نشاط کی حالت میں سوئے گا تو وہ آنکھ کھلتے وقت بھی نشاط میں ہی ہوگا۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی روتا سوئے تو وہ چیخ مار کر اٹھ بیٹھتا ہے۔ اور اگر ہنستا سوئے تو اٹھتے وقت بھی اس کا چہرہ بشاش ہی ہوتا ہے اسی طرح جو وضو کر کے نشاط سے سوتا ہے وہ اٹھتا بھی نشاط سے ہی ہے۔ اور اس طرح اس کو اٹھنے میں مدد ملتی ہے۔

چوتھا طریق یہ ہے

کہ جب سونے لگے تو کوئی ذکر کر کے سوئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رات کو ذکر کرنے کے لئے پھر اس کی آنکھ کھل جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ بھی سونے سے پہلے یہ ذکر کیا کرتے تھے۔ آیت الکرسی پھر تینوں قل ایک ایک دفعہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور ہاتھ سارے جسم پر پھیرتے اور ایسا تین دفعہ کرتے تھے اور پھر دائیں طرف منہ کر کے یہ (دعا) پڑھتے۔ اسی طرح ہر ایک مومن کو چاہئے۔ اور پھر چارپائی پر لیٹ کر دل میں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم یا کوئی اور ذکر جاری رکھنا چاہئے حتیٰ کہ اس حالت میں آنکھ لگ جائے۔ کیونکہ جس حالت میں انسان سوتا ہے عام طور پر وہی حالت ساری رات اس پر گزرتی رہتی ہے۔ اس لئے جو شخص تسبیح و تحمید کرتے سوئے گا۔ گویا ساری رات اسی میں لگا رہے گا۔ دیکھو عورتیں یا بچے اگر کسی غم اور تکلیف میں سوئیں۔ تو سوتے سوتے جب کروٹ بدلتے ہیں۔ تو دردناک اور غمگین آواز نکالتے ہیں۔ کیونکہ اس غم کا جو سوتے وقت ان کو تھا ان پر اثر ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی تسبیح کرتے سوئے گا تو جب کروٹ بدلے گا اس کے منہ سے تسبیح کی آواز ہی نکلے گی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن وہ ہوتے ہیں کہ (۔) ان کے پہلو بستروں سے اٹھے رہتے ہیں۔ اور وہ خوف اور طمع سے اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ بظاہر تو یہ بات درست نہیں معلوم ہوتی کیونکہ آنحضرت ﷺ بھی سوتے تھے اور دوسرے سب مومن بھی سوتے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ چونکہ وہ تسبیح کرتے کرتے سوتے ہیں اس لئے ان کی نیند نیند نہیں ہوتی بلکہ تسبیح ہی ہوتی ہے اور اگرچہ وہ سوتے ہیں مگر درحقیقت سوتے نہیں۔ ان کی کمریں بستروں سے الگ رہتی ہیں اور وہ خدا کی یاد میں مشغول ہوتے ہیں۔

پانچواں طریق یہ ہے

کہ سونے کے وقت کامل ارادہ کر لیا جائے کہ تہجد کے لئے ضرور اٹھوں گا۔ انسان کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ طاقت رکھی ہے کہ جب وہ زور سے اپنے نفس کو کوئی حکم کرتا ہے تو وہ تسلیم کر لیتا ہے اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کو تمام دانا مانتے آئے ہیں۔ پس تم سونے کے وقت پختہ ارادہ کر لو کہ تہجد کے وقت ضرور اٹھیں گے۔ اس طرح کرنے میں گو تم سو جاؤ گے مگر تمہاری روح جاگتی رہے گی کہ مجھے حکم ملا ہے کہ فلاں وقت جگانا ہے اور عین وقت پر خود بخود تمہاری آنکھ کھل جائے گی۔

چھٹا طریق

ایسا ہے کہ جس کے کرنے کی میں صرف ایسے ہی شخص کو اجازت دیتا ہوں جو یہ دیکھتا ہو کہ میرا ایمان خوب مضبوط ہے اور وہ یہ کہ وتروں کو عشاء کی نماز کے ساتھ نہ پڑھے بلکہ تہجد کے وقت پڑھنے کے لئے رہنے دے۔ عام طور پر یہ بات پائی جاتی ہے کہ انسان فرض کو خاص طور پر ادا کرتا ہے مگر نفل میں سستی کر جاتا ہے۔ پس جب نفلوں کے ساتھ واجب مل جائے گا تو اس کی روح کبھی آرام نہ کرے گی جب تک کہ اس کو ادا نہ کرے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نفس سستی نہیں کرے گا۔ لیکن اگر وتر پڑھے ہوئے ہوں اور تہجد کے وقت آنکھ کھل بھی جائے تو نفس کہہ دیتا ہے کہ وتر تو پڑھے ہوئے ہیں نفل نہ پڑھے تو نہ سہی۔ مگر جب یہ خیال ہوگا کہ وتر بھی پڑھنے ہیں تو ضرور اٹھے گا اور جب اٹھے گا تو نفل بھی پڑھ لے گا۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے اس کے لئے شرط ہے کہ ایمان بہت مضبوط ہو۔ جب ایمان مضبوط ہوگا تو وتروں کے لئے ضرور اٹھے گا۔ ورنہ وتروں کے پڑھنے سے بھی محروم رہے گا۔

ساتواں طریق

بھی انہیں لوگوں کے لئے ہے جو روحانیت میں بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اور وہ یہ کہ عشاء کی نماز کے بعد نفل پڑھنے شروع کر دیں اور اتنی دیر تک پڑھیں کہ نماز میں ہی نیند آ جائے اور اتنی نیند آئے کہ برداشت نہ کی جا سکے اس وقت سوئے باوجود اس کے کہ اس میں زیادہ وقت لگے گا مگر سویرے نیند کھل جائے گی یہ روحانی ورزش ہوتی ہے۔

آٹھواں طریق

وہ ہے جس کا ہمارے صوفیاء میں رواج تھا میں نے اس کی ضرورت محسوس نہیں کی مگر ہے مفید۔ اور وہ یہ ہے کہ جن دنوں میں زیادہ نیند آئے اور وقت پر آنکھ نہ کھلے ان میں نرم بستر ہٹا دیا جائے۔

نواں طریق

یہ ہے کہ سونے سے کئی گھنٹے پہلے کھانا کھا لیا جائے۔ یعنی مغرب سے پہلے یا مغرب کی نماز کے بعد فوراً بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کی روح چست ہوتی ہے مگر جسم ست کر دیتا ہے۔ جسم ایک طوق ہے جو روح کو چمٹا ہوا ہے جب یہ طوق بھاری ہو جائے تو پھر روح کو دبا لیتا ہے۔ اس لئے سونے کے وقت معدہ پر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کا اثر قلب پر بہت پڑتا ہے اور انسان کو ست کر دیتا ہے۔

دسواں طریق

یہ ہے کہ جب انسان رات کو سوئے تو ایسی حالت میں نہ ہو کہ جنبی ہو یا اسے کوئی غلاظت لگی ہو۔ بات یہ ہے کہ طہارت سے ملائکہ کا بہت بڑا تعلق ہوتا ہے اور وہ گندے انسان کے پاس نہیں آتے۔ بلکہ دور ہٹ جاتے ہیں۔ اسی لئے رسول کریم ﷺ کے سامنے جب ایک بودار چیز کھانے کے لئے لائی گئی تو آپؐ نے صحابہؓ کو فرمایا کہ تم کھا لو میں نہیں کھاتا۔ صحابہؓ نے کہا ہم بھی نہیں کھاتے۔ آپؐ نے فرمایا تم کھا لو میرے ساتھ تو فرشتے باتیں کرتے ہیں اس لئے میں نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھاتا۔ کیونکہ انہیں ایسی چیزوں سے نفرت ہے۔

تو غلاظت کو ملائکہ بہت ناپسند کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول سناتے تھے کہ ایک دفعہ میں نے کھانا کھایا اور ہاتھ دھوئے بغیر سو گیا۔ رؤیا میں میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب آئے ہیں اور انہوں نے مجھے قرآن کریم دینا چاہا لیکن جب میں ہاتھ لگانے لگا تو کہا کہ ہاتھ نہ لگانا تمہارے ہاتھ صاف نہیں ہیں۔ تو بدن کے صاف ہونے کا قلب پر بہت اثر پڑتا ہے۔ صفائی کی حالت میں سونے والے کو ملائکہ آکر جگا دیتے ہیں لیکن اگر صفائی میں فرق ہو تو پاس نہیں آتے۔ یہ طریق جسم کی صفائی کے متعلق ہے۔

گیارھواں طریق

یہ ہے کہ بستر پاک و صاف ہو۔ بہت لوگ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ بستر کی پاکیزگی روحانیت سے خاص تعلق رکھتی ہے اس لئے اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

بارھواں طریق

ایسا ہے کہ عوام کو اس پر عمل کرنے کی وجہ سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ہاں خاص لوگوں کے لئے نقصان دہ نہیں اور وہ یہ کہ میاں و بیوی ایک بستر میں نہ سوئیں۔ رسول کریم ﷺ سوتے تھے لیکن آپؐ کی شان بہت بلند اور ارفع ہے۔ آپؐ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر دوسرے لوگوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ بات یہ ہے کہ جسمانی شہوت کا اثر جتنا زیادہ ہو اسی قدر روحانیت کو بند کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے کہا ہے کہ کھاؤ پیو مگر حد سے نہ بڑھو۔ کیوں نہ بڑھو اس لئے کہ شہوانی جذبہ زیادہ بڑھ کر روحانیت کو نقصان پہنچائے گا۔ پس وہ لوگ جو اپنے نفس پر قابو رکھتے ہیں وہ اگر اکٹھے سوئیں تو کوئی حرج نہیں ہوتا مگر عام لوگوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور وہ لوگ جنہیں اپنے خیالات پر پورا پورا قابو نہ ہو ان کو اکٹھا نہیں سونا چاہئے۔ اس طرح ان کو شہوانی خیالات آتے رہیں گے۔ اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ سوتے سوتے جماع کرنے یا پیار کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس طرح روحانیت پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور اٹھنے میں سستی ہو جاتی ہے۔

تیرھواں طریق

ایسا اعلیٰ ہے کہ جو نہ صرف تہجد کے لئے اٹھنے میں بہت بڑا ممد اور معاون ہے بلکہ اس پر عمل کرنے سے انسان بدیوں اور برائیوں سے بھی بچ جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ سونے سے پہلے دیکھنا چاہے کہ ہمارے دل میں کسی کے متعلق کینہ یا بغض تو نہیں ہے اگر ہو تو اس کو دل سے نکال دینا چاہئے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روح کے پاک ہونے کی وجہ سے تہجد کے لئے اٹھنے کی توفیق مل جائے گی خواہ اس قسم کے خیالات ان پر پھر قابو پا ہی لیں۔ لیکن رات کو سونے سے پہلے ضرور نکال دینے چاہئیں اور دل کو بالکل خالی کر لینا چاہئے۔ اس میں حرج ہی کیا ہے۔ اگر کوئی ایسے خیالات میں دنیاوی فائدہ سمجھتا ہے تو دل کو کہے کہ دن کو پھر یاد رکھ لینا رات کو سونے کے وقت کسی سے لڑائی تو نہیں کرنی کہ ان کو دل میں رکھا جائے۔ اول تو ایسا ہوگا کہ اگر ایک دفعہ اپنے دل سے کسی خیال کی جڑھ کاٹ دی جائے گی تو پھر وہ آئے گا ہی نہیں۔ دوسرے اس قسم کے خیالات رکھنے سے جو نقصان پہنچنا ہوتا ہے اس سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ثابت شدہ بات ہے کہ ایک چیز جس قدر زیادہ عرصہ دوسرے کے ساتھ رہتی ہے اسی قدر زیادہ اپنا اثر اس پر کرتی ہے۔ مثلاً اگر اسپنج کو پانی سے بھر کر کسی چیز پر جلدی سے پھیر کر ہٹایا جائے تو وہ بہت تھوڑی گیلی ہوگی۔ لیکن اگر دیر تک اس پر رکھا جائے تو وہ بہت زیادہ بھیگ جائے گی۔ اسی طرح جو خیالات انسان کو دیر تک رہیں وہ اس کے دل میں بہت زیادہ جذب ہو جاتے ہیں اور سوتے وقت جن خیالات کو انسان اپنے دل میں رکھے ان کو اس کی روح ساری رات دہراتی رہتی ہے۔ دن میں اگر کوئی ایسا خیال ہو تو وہ اتنا نقصان دہ نہیں ہوتا جتنا رات کے وقت کا۔ کیونکہ ان میں دوسرے کاروبار میں مشغول ہونے کی وجہ سے وہ بھلا دیتا ہے لیکن رات کو بار بار آتا ہے۔ پس سوتے وقت اگر کوئی برا خیال ہو۔ تو اسے نکال دینا چاہئے تاکہ وہ دل میں گڑ نہ جائے۔ کیونکہ اگر گڑ گیا تو پھر اس کا نکلنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ پھر اگر رات کو جان ہی نکل جائے تو اس بدی کے خیال سے توبہ کرنے کا موقعہ بھی نہیں ملے گا۔ اس طرح نفس کو ڈرانا چاہئے۔ اور جب ایک دفعہ خیال نکل جائے گا تو پھر اس سے نجات مل جائے گی۔ غرض سوتے وقت نفس میں برے خیالات نہیں رہنے دینے چاہئیں۔ جب اس طرح دل کو پاک و صاف کر کے کوئی سوئے گا تو تہجد کے وقت اٹھنے کی اسے ضرور توفیق مل جائے گی۔

(ذکر الٰہی از حضرت مصلح موعود)

عبدالمالک نمائندہ الفضل لاہور

اسے پڑھئے - فائدہ ہوگا

اللہ تعالیٰ کی جس قدر بھی صفات ہیں ان میں سے ایک صفت علیم ہے یعنی جاننے والا اور سب باتوں کا کامل علم خدا تعالیٰ کو ہے یعنی ماضی کو بھی جانتا ہے کہ گزشتہ زمانوں میں کیا ہوا۔ حال کا بھی علم رکھتا ہے اور آنے والے زمانوں کے واقعات کا بھی اس کو علم ہے۔ خدا تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن پاک ہے۔ جس میں ہر طرح کے علوم موجود ہیں بعض کا علم ہے اور بعض وقت کے ساتھ ظاہر ہوں گے۔ انسان فطرتاً کمزور پیدا ہوا ہے باوجود دنیا اور اس کے تمام ممالک مواصلاتی رابطوں کی وجہ سے قریب تر ہو گئے ہیں مگر پھر بھی ہر ایک کا ہر بات سے تعلق نہیں ہے ہر پڑھنے والا اپنے مطلب کا علم حاصل کرتا ہے ہر علم میں اب ہزار گنا ترقی ہو گئی ہے مثلاً پیغام بھجوانے کا ذریعہ ایک وقت میں یہ ہوتا تھا کہ آدمی پیغام لے کر جاتا تھا پھر ڈاک کا نظام آگیا خط کے ذریعہ یہ کام ہونا شروع ہوا پھر جلدی کے پیغام ارسال کرنے کے لئے تار کا ذریعہ ہو گیا پھر ترقی ہوئی تو ٹیلی فون ایجاد ہو گیا جس کے ذریعہ ملک کے اندر اور پھر ملک ملک کے ساتھ رابطہ ہو گیا پھر ایک ملک کے لوگ تلاش معاش کے لئے دوسرے ممالک میں جانے شروع ہو گئے اور رابطہ فون پر ہوتا رہا پھر ترقی ہو گئی تو ٹیلیکس آگئی ابھی یہ رفتار جاری تھی کہ فیکس آگئی جس سے اور بھی زیادہ آسانی ہو گئی کہ اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا کے کسی ملک میں آن واحد میں بھجوا سکتے ہیں یہاں پر ہی بس نہیں ہوئی اب انٹرنیٹ آگیا ہے جو سنتا بھی ہے اور تیز رفتار طریقہ بھی ہے خدا تعالیٰ جو عالم الغیب ہے وہی بہتر جانتا ہے کہ آئندہ زمانوں میں کیا کیا علوم میں ترقیات ہوں گی قوموں کی ترقی کے لئے ایک ذریعہ عوام ' خواص سے رابطہ ہوتا ہے اور وہ پریس ہوتی ہے ہر قوم کے ملک کے اخبارات ہوتے ہیں جس سے مرکز اور افراد کا رابطہ ہوتا ہے اور ان ہدایات پر قوم عمل کرتی ہے جس سے مرکز مطلع کرتا ہے اور وہ کام نہیں کرتے جس سے مرکز منع کرتا ہے۔ اسی طریقہ سے جماعت احمدیہ میں بھی رابطہ کا ایک بہترین ذریعہ اخبار ہے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں اخبار "الحکم" اور "بدر" جاری ہوئے جس سے سلسلہ کی بہت اہم تاریخ محفوظ ہوئی جو آج بھی اور آنے والی نسلوں کی تربیت کا ذریعہ بنی ہے۔ اب تو جماعت احمدیہ عالمگیر دنیا کے 160 ممالک میں قائم ہے ہر ملک کا اپنا گزٹ اخبار اور رسائل ہیں جس کے ذریعہ افراد اور مرکز کا رابطہ ہے لیکن ایک اخبار الفضل ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ میں جاری ہوا جس کے ذریعہ ساری جماعتوں کا مرکز سے رابطہ ہے۔ برصغیر کا سب سے قدیمی زندہ اخبار "الفضل" ہی ہے اس کا مطالعہ کس قدر ضروری ہے اور اس کی افادیت کیا ہے اس کا مفصل جواب تو خود مطالعہ سے ملتا ہے مثلاً۔

(1) اس اخبار میں خدا تعالیٰ کے کلام قرآن پاک کے معارف ہوتے ہیں۔

(2) حضرت ﷺ کے مبارک ارشادات احادیث کی صورت میں موجود ہوتے ہیں۔

(3) حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات پڑھنے کو ملتے ہیں۔

(4) امام وقت کی تحریکات کا علم ہوتا ہے اور اس میں احباب اپنی اپنی توفیق سے عمل کرتے ہیں۔

(5) دنیا کے علوم میں سائنس ' زراعت ' تجارت کا علم ہوتا ہے۔

(6) دنیا بھر کے اخبارات میں چھپنے والی خبروں کا تذکرہ موجود ہوتا ہے۔

(7) جن باتوں کو نہ کرنے سے انسانیت کو فائدہ ہوتا ہے اس پر مضامین ہوتے ہیں۔

(8) جن باتوں کے کرنے سے انسان ترقی کرتا ہے اس کی تفصیل ہوتی ہے۔

(9) جب کوئی احمدی اس دنیا سے رحلت کر جاتا ہے تو اس کی نیکیوں کا تذکرہ ملتا ہے جن پر عمل کر کے زندہ انسان ترقی کر سکتا ہے یعنی وفات یافتگان پر مضامین ہوتے ہیں۔

(10) حضرت مسیح موعود نے خدائی حکم سے نظام وصیت قائم فرمایا جو لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں ان کی تفصیل موجود ہوتی ہے جن کو موصی کہا جاتا ہے۔

(11) ہر انسان زندگی میں بیمار ہوتا ہے بیماروں کی صحت یابی کے لئے دعا کے اعلانات شائع ہوتے ہیں چونکہ ہر احمدی دعا کا طلبگار ہے اس لئے وہ خود دعا کرتا ہے اور دوسروں کی دعا کا طالب ہوتا ہے۔

(12) امام وقت کی صحت گزشتہ چند ماہ میں ٹھیک نہ رہی تو ہر احمدی نے اس کے ذریعہ اطلاع پائی اس نے دعا بھی کی اس نے اپنی توفیق کے مطابق صدقہ بھی دیا اس نے دوسروں کو بھی دعا کی تلقین کی دنیا میں کوئی پیمانہ تاحال ایسا ایجاد نہیں ہوا جس سے ناپا جا سکے کہ احمدیوں کو اپنے امام سے کس قدر عشق ' محبت اور پیار ہے۔

(13) جو دوست بھی دنیا کے کسی کونہ میں وفات پاتا ہے اس کی وفات کی خبر شائع ہوتی ہے تو اس کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے ہر احمدی جو اخبار الفضل پڑھتا ہے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

(14) جو بچہ بچی پیدا ہوتا ہے اس کے نیک ہونے کی دعا کرتا ہے۔

(15) ہفتہ میں ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح کا خطبہ جو آپ فرما چکے ہوتے ہیں شائع ہوتا ہے اس کو پہلے وہ سن چکا ہوتا ہے پھر بھی برکت کے لئے پڑھتا ہے اور تمام مضامین کی یاددہانی ہو جاتی ہے۔

(16) دنیا کے اخبارات میں مختلف واقعات شائع ہوتے ہیں ان میں سے کام کے حوالہ جات شذرات کی صورت میں ملتے ہیں۔

(17) ساری دنیا میں شائع ہونے والی خبریں عالمی خبروں کے عنوان سے اور ملک میں ہونے والے واقعات ملکی خبروں میں قومی ذرائع ابلاغ کے حوالے سے شائع ہوتے ہیں۔

(18) کسی کا نکاح ہو تو اس کی خوشی کی خبر پڑھ کر بھی احباب دعا کرتے ہیں

(19) کبھی کوئی کاغذ یا چیز گم جائے تو اس کا اعلان بھی ہوتا ہے تاکہ احباب اس نقصان کی تلافی کے لئے دعا کریں۔

(20) دنیائے احمدیت میں شائع ہونے والے رسائل۔ گزٹ میں سے بھی خبریں دی جاتی ہیں تاکہ ملک ملک میں احمدیت کی ترقی کا علم ہو۔

(21) چونکہ ساری باتوں کا تعلق علم سے ہے اس لئے طالب علموں کے لئے نظارت تعلیم کے اعلانات راہنمائی کے لئے پڑھنے کو ملتے ہیں۔

(22) جو احمدی خدا تعالیٰ کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں اٹھاتے ہیں جیل جاتے ہیں۔ مقدمات میں ملوث ہیں ان کے لئے دعا کا اعلان ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ نے دعاؤں کو اس طرح قبول فرمایا کہ جن کو پھانسی یا عمر قید ہوئی ان کو دعاؤں کے طفیل رہائی مل گئی۔

(23) احمدیت پر قربان ہونے والوں کا تذکرہ ملتا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب۔

بڑھتی ہوئی آبادی کے فوائد یا نقصانات

گزشتہ دنوں تمام دنیا میں اس بات کا بڑا چرچا کیا گیا کہ آج دنیا کی آبادی میں چھ اربواں انسان پیدا ہو گیا ہے اور ایک طرف اس تیزی سے بڑھتی ہوئی انسانی آبادی پر فکر اور تشویش کا اظہار کیا گیا اور دوسری طرف اس بچے کا بڑی محبت اور گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔

گزشتہ تقریباً دو صدیوں سے آبادی میں اضافہ پر بڑا شور و غوغا مچایا جا رہا ہے اور کہا جاتا ہے کہ آبادی میں اس بے پناہ اضافہ سے زمین میں موجود انسانی استعمال کے وسائل میں کمی ہو رہی ہے۔ مگر اس کے باوجود آبادی اسی تیز رفتاری سے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور ابھی تک کوئی واضح نقصان سامنے نہیں آیا۔ چنانچہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آبادی میں اضافہ واقعی اتنا ہی نقصان دہ ہے جتنا کہ بیان کیا جاتا ہے یا اس کے کچھ فوائد بھی ہیں۔

اس اضافہ میں عموماً خوراک اور اس قسم کے دوسرے وسائل کی کمی کا اندیشہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ مگر کیا یہ خدشات درست بھی ہیں اور کیا اگر ہم انسان کی اس دنیا میں موجودگی پر غور کریں تو معاشی اکائی کے طور پر ایک انسان دنیا کے لئے فائدہ مند ہے یا نقصان دہ؟ اگر تو یہ مفروضہ اختیار کیا جائے کہ ہر انسان دنیا کے لئے نقصان دہ ہی ہے تو پھر آبادی میں اضافہ سے لازماً نقصان ہی پہنچنا چاہئے۔ کبھی فائدہ نہیں ہوگا۔ اور اگر انسانی آبادی بہت کم بھی ہو تو پھر بھی لازماً نقصان کی ذمہ دار ہوگی۔ کیونکہ ہر انسان کی دنیا میں آمد نقصان دہ جو ٹھہری۔

لیکن اگر دنیا میں زیادہ تر انسان معاشی اعتبار سے فائدہ پہنچاتے ہیں تو پھر نقصان پہنچانے والے افراد کی موجودگی دراصل اس بات کی نشاندھی کرتی ہے کہ بنی نوع انسان نے اپنے باقی ساتھیوں کو صحیح طرح راہنمائی نہیں دی اور اس وسیلہ سے اس طرح فائدہ نہیں اٹھایا جس طور سے اٹھانا چاہئے تھا۔ اور اس طرح تعلیم و تربیت کی کمی کی وجہ سے ایسے انسان معاشی اکائی کے طور پر بجائے فائدہ کے نقصان پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔

صورت حال یہ ہے کہ ہم نے بنی نوع انسان کو اس کرہ ارض پر ایک نوع کی حیثیت میں دیکھنے کی بجائے ملکوں ملکوں میں تقسیم کر دیا ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں پاکستانی ہے اور فلاں انگریز ہے اور فلاں افریقن یا امریکن ہے۔ اور اس تقسیم کے نتیجہ میں وسائل کی غیر متوازن تقسیم کر دی گئی ہے۔ ہر ترقی یافتہ ملک کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنا مصنوعی معیار زندگی زیادہ سے زیادہ بلند کرتا چلا جائے۔ خواہ اس کے نتیجہ میں کسی اور ملک کے عوام بھوک اور غربت کی چکی میں پستے ہی کیوں نہ چلے جائیں اور اس بے معنی دوڑ کے نتیجہ میں ترقی پذیر ممالک جب معاشی اعتبار سے عدم توازن کا شکار ہوتے ہیں تو ان پر آبادی میں اضافہ کا لیبل لگا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر دیکھا جائے تو دنیا کے بہت سے غریب ممالک فی مربع کلومیٹر آبادی کے حساب سے بہت کم آبادی رکھتے ہیں۔ مثلاً افغانستان نیجر، مالی، چاڈ وغیرہ۔

ترقی یافتہ ممالک میں فی مربع کلومیٹر آبادی کی شرح بہت زیادہ ہے اور اگر ہم انسانی ترقی کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ ترقی کی رفتار تیز تر کرنے کے لئے آبادی میں اضافہ ایک انجن کا کام دیتا ہے۔

یورپ میں آبادی میں چند صدیاں قبل بہت اضافہ ہوا اور پھر اس کے نتیجہ میں جب آپس میں بہتر زندگی گزارنے کے لئے مقابلہ شروع ہوا تو چونکہ مواقع پورے طور پر میسر نہیں تھے اس لئے جرمنی۔ آئرلینڈ اور دیگر ممالک سے لاکھوں کی تعداد میں مہاجرین نئے افق کی تلاش میں امریکہ روانہ ہوئے اور یوں ایک اور براعظم میں انسان نے ڈیرے ڈال دیئے۔ اور وہاں کی مقامی آبادی جو تعداد میں بہت کم تھی اس سیلاب کی تاب نہ لا سکی۔

زراعت وغیرہ میں ترقی کا بھی یہی حال ہے۔ اگر آبادی کم ہو اور زمین زیادہ ہو تو پھر زراعت میں ایسی انواع دریافت کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی جو زیادہ پیداوار دے سکیں۔ مگر آبادی کے دباؤ سے غذا میں ایسی اقسام دریافت کرنے کے لئے سائنسدان دن رات سرتوڑ کوشش کرتے ہیں جو فی ایکڑ بہت زیادہ پیداوار دے رہی ہیں۔ توانائی کے نئے ذخائر کی تلاش وغیرہ بھی دراصل اسی دباؤ کا نتیجہ ہیں۔

اسی حوالہ سے گزشتہ دنوں اخبار میں ایک جائزہ دیکھنے کو ملا جو قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش ہے۔

انسان اور اس کی خوراک کا جائزہ

سال	آبادی ارب	غلہ فی فرد کلوگرام	سویابین فی فرد کلوگرام	گوشت فی فرد کلوگرام	مچھلی فی فرد کلوگرام
1950ء	2.556	247	6.5	17.2	7.5
1960ء	3.039	271	8.2	21.0	12.0
1970ء	3.707	291	11.9	26.2	15.7
1980ء	4.454	327	18.2	29.2	15 0
1990ء	5.277	319	19.7	32.5	19 7
1998ء	5.919	312	26.1	36 4	26.1

(جنگ سنڈے میگزین 5- ستمبر 1999ء ص 11)

اس جائزہ سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ پچاس کی دہائی میں ایک فرد کو جتنی خوراک کی ضرورت تھی اب آبادی بڑھ جانے کے باوجود فی فرد اوسطاً خوراک زیادہ مقدار میں میسر ہے۔ بنی نوع انسان سمیت کسی بھی نوع کا جائزہ لیا جائے۔ تو آبادی کا گراف اگر عمروار ترتیب دیا جائے تو ایسی مخروط تیار ہوگی جس میں اصولی طور پر چھوٹی عمر کے افراد زیادہ تعداد میں ہوں گے اور جیسے جیسے عمر بڑھتی جائے آبادی کم ہوتی جائے گی۔ حتیٰ کہ مخروط کا سب سے اوپر کا کونہ بہت چھوٹا ہوگا جس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اس آبادی میں بچے سب سے زیادہ اور بوڑھے سب سے کم ہیں۔

اگر اس طرح کی مخروط نہ بن پائے تو پھر دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو مخروط کی بجائے ایک ایسا مربع بن جائے جس میں بچوں کی تعداد۔ بوڑھوں کی تعداد کے برابر ہو اور آبادی میں اضافہ صفر ہو جائے یا پھر ایک الٹ مخروط بن جائے گی جس میں بچوں کی تعداد بوڑھوں سے کم ہوگی اور اس مخروط کی بنیاد تنگ ہوگی جبکہ اس پر عمارت زیادہ چوڑی ہو جائے گی۔ یہ آبادی میں کمی کی نشاندہی کرتی ہے۔

مؤخر الذکر دونوں صورتیں نوع انسان کے لئے تنزل کی نشاندھی کرتی ہیں۔ بالکل صفر اضافہ کا تمام دنیا میں حساب رکھنا تو ممکن ہی نہیں اور الٹی مخروط کی صورت میں بوڑھوں کی تعداد بچوں سے بڑھ جانے کا مطلب ہے کہ بچے اور بوڑھے دونوں چونکہ درمیانی عمر کے افراد کو ہی سنبھالنے ہوتے ہیں اس لئے ان پر بوجھ بہت بڑھ جائے گا اور آبادی آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی۔

چنانچہ جو مخروط قدرتی طور پر ترتیب پاتی ہے۔ وہی مناسب ہے یعنی اس کی بنیاد اس کی بلندی سے زیادہ چوڑی ہونی چاہئے۔ مگر اس مخروط سے آبادی میں کنٹرول کا سبق دینے والوں کا مسئلہ پھر وہیں موجود ہے۔ یعنی بنیاد خواہ تھوڑی چوڑی ہو یا زیادہ چوڑی ہو آبادی بہرحال بڑھتی ہی رہے گی۔ اور دنیا کی آبادی خواہ پچاس سال کے بعد دگنی ہو جائے یا دو سو سال کے بعد۔ اسے بہرحال بڑھنا ہے۔ اور جن ممالک میں آبادی پر کنٹرول پر بہت زیادہ زور دیا جا رہا ہے۔ ماہرین نے اندازہ لگایا ہے کہ آئندہ سو۔ دو سو سال کے بعد وہ نسلیں کرۂ ارض سے شائد غائب ہی ہو جائیں۔

چنانچہ ایک بات تو واضح ہے کہ آبادی میں اضافہ ہوتا ہی رہے گا۔ اس کو سنبھالنے کے لئے دراصل ہمیں کرہ ارض کو بجائے ملکوں ملکوں تقسیم کرنے کے بنی نوع انسان کو ایک نوع کے طور پر دیکھنا ہوگا اور ان کی تعلیم و تربیت ایسی کرنی ہوگی کہ وہ معاشیات یا عمرانیات کے حوالہ سے بنی نوع انسان کے لئے مفید وجود بن سکیں نہ کہ نقصان دہ مثلاً اس وقت امریکہ اس بات پر ناراضگی کا اظہار کرتا ہے کہ برازیل میں لوگ زراعت کے لئے زمین آباد کرنے کی خاطر جو جنگل کاٹ رہے ہیں اس سے کرۂ ارض کے ماحول پر برے اثرات پڑ رہے ہیں اور اس طرح زمین خطرناک موسمی دباؤ کا شکار ہو سکتی ہے چنانچہ انہیں یہ جنگل نہیں کاٹنے چاہئیں۔ مگر کیا تمام بنی نوع انسان بے چارے برازیلین کو ان جنگلات کا کرایہ دینے کے لئے تیار ہے؟ اگر وہ سب دنیا کے لئے فائدہ مند ہیں تو ایسی پالیسی بنانی چاہئے کہ تمام ممالک برازیل کو اس کے بدلہ میں کوئی کرایہ ادا کریں جس سے وہاں کے غریب عوام کا پیٹ پل سکے۔

خدا تعالیٰ نے زندگی کو اس زمین پر محدود کرنے کے لئے بہت سے انتظامات کر رکھے ہیں جس سے ارتقاء میں مدد ملتی ہے۔ مثلاً جانور آبادی بڑھنے کا کوئی حساب کتاب نہیں رکھتے۔ مگر جب ان کی آبادی اس حد سے بڑھ جاتی ہے جو ان کے لئے ناکافی ہو جائے تو ایسی بیماریوں یا آفات کے ذریعہ جن سے آبادی واپس متوازن ہو جائے وہ کنٹرول میں آجاتی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں بچنے والی انواع زیادہ بہتر طور پر ماحول میں فروغ پا سکتی ہیں۔

اس طرح کرۂ ارض پر 75% سمندر ہے اور صرف 25% خشکی ہے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے انسان کو اجازت ہی نہیں دی کہ وہ کرۂ ارض کے چوتھے حصہ سے زیادہ استعمال کر سکے۔

اگر ہم بے سوچے سمجھے پیدائش کے عمل کو محدود کرنے کی کوشش کریں تو ہم مثبت ارتقائی عمل سے دور ہو سکتے ہیں۔ نوع انسان میں اگر اسّی فیصد افراد عام ذہانت رکھتے ہیں تو دس فیصد وہ ہیں جو اعلیٰ درجہ کے ذہین ہیں اور دس فیصد کمزور ذہن رکھتے ہیں۔ چنانچہ جہاں ہم اسّی فیصد عام ذہانت رکھنے والوں اور دس فیصد کمزور ذہن رکھنے والوں کو دنیا میں آنے سے روک دیتے ہیں۔ وہاں دس فیصد اعلیٰ ذہانت والے بھی کم پیدا ہو رہے ہیں۔ جس سے بنی نوع انسان ذہین افراد سے نسبتی طور پر محروم ہو رہی ہے۔ حالانکہ بعض اوقات ایک ایک ذہین فرد پوری انسانیت کے لئے مفید ہو جاتا ہے۔ جبکہ کمزور ذہانت رکھنے والے زیادہ سے زیادہ خود کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

اس لئے صرف یہی سوچنا کہ آبادی میں اضافہ نقصان دہ ہے درست نہیں۔ ہمیں بطور بنی نوع انسان مل جل کر کرۂ ارض پر انسان کی موجودگی اور اسے مفید بنانے کے لئے کوششیں کرتے رہنا چاہئے تاکہ یہ اضافہ باعث رحمت ہو نہ کہ باعث زحمت۔

ٹیلی فون

1876ء میں گراہم بیل (Graham Bell) جو امریکہ میں ووکل فزیالوجی کا پروفیسر تھا نے الیکٹرک ٹیلی فون ایجاد کیا۔ جبکہ ایک اور امریکن، موجد ایلش گرے نے گراہم بیل سے چند گھنٹے بعد اسی طرح کا آلہ ایجاد کیا۔ لیکن گراہم بیل کو ہی اس کا موجد سمجھا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب۔ کینیڈا

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ

آج کے ترقی یافتہ دور میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس صدی کے آخر میں کمپیوٹر نے ہماری زندگیوں میں ایک غیر معمولی انقلاب برپا کر دیا ہے۔ خواہ ہم اپنے بینک میں رقم جمع کر رہے ہوں یا نکلوا رہے ہوں خواہ ہمارے بچے سکولوں میں پڑھنا یا لکھنا سیکھ رہے ہوں یا ہم انٹرنیٹ کے وسیع ذخیرہ سے فائدہ اٹھا رہے ہوں ان تمام صورتوں میں ہماری روزمرہ کی زندگی میں کمپیوٹر ایک اہم اور ناگزیر مقام رکھتا ہے۔

کمپیوٹر کیا ہے؟

کمپیوٹر ایک ایسا میکانی آلہ ہے جو ایک بہت بڑی تعداد میں قسم قسم کے سادہ اور پیچیدہ کام آپریٹر کے اشارہ پر سرانجام دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اندر ایک میکانی قسم کا دماغ مہیا کیا گیا ہے جو انسانی آپریٹر سے معلومات اخذ کرتا ہے اور انہیں پہلے سے قائم کئے گئے اصولوں کے تحت محفوظ کرتا ہے اور بعد میں ضرورت کے مطابق یہ معلومات مہیا کرتا ہے۔

ہم میں سے اکثر یہ جانتے ہیں کہ کمپیوٹر کے بنیادی طور پر چار اجزاء ہیں۔ یہ ایک بکس کی شکل کا ڈبہ ہوتا ہے جو "کمپیوٹر" کہلاتا ہے۔ دوسرا سکرین یا پردہ ہے جو "مانیٹر" کہلاتا ہے۔ تیسرا "کی بورڈ" جس کے ذریعہ کمپیوٹر کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اور چوتھا ایک حرکت دینے والا پرزہ ہے جسے "Mouse" کہا جاتا ہے جو آپریٹر کو حکم دینے کی اضافی سہولت مہیا کرتا ہے۔

اس بات کا اظہار دلچسپی کا باعث ہوگا کہ ایک پرسنل کمپیوٹر (Personal Computer) جو آجکل کل ایک ہزار ڈالر سے بھی کم رقم میں دستیاب ہو جاتا ہے اور جسے آسانی سے کسی ڈیسک یا میز پر رکھا جا سکتا ہے اسی قدر کام کرنے کی گنجائش رکھتا ہے جتنا کہ آج سے پچاس سال قبل پیچیدہ قسم کی ایسی مشینیں جنہیں مختلف کمروں میں نصب کیا جاتا تھا اور ان پر لاکھوں ڈالر خرچ آتے تھے، گنجائش رکھتی تھیں۔

کمپیوٹر کس طرح کام کرتا ہے؟

Input کی ایک سادہ مثال ریاضی کے مختلف اصولوں پر عمل درآمد ہے۔ کمپیوٹر کے حافظہ کو اس طریق پر پروگرام کیا گیا ہے کہ آپریٹر انسانی دماغ کی نسبت زیادہ آسانی، صحت اور کم وقت میں انتہائی پیچیدہ عوامل کو حل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ آپریٹر جو معلومات کمپیوٹر میں منتقل کرتا ہے ان پر کمپیوٹر کام کر کے ایک سکرین جسے مانیٹر کہا جاتا ہے، اس پر منتقل کر دیتا ہے۔ اور محض ایک چابی یعنی "کی" دبانے سے وہ معلومات کاغذ پر چھاپی جا سکتی ہیں۔ اس عمل کو Out Put کہا جاتا ہے۔ کمپیوٹر کے اس عمل کو دوسرے لفظوں میں ایک پرانی جمع کرنے والی مشین کے کام کی ایک نہایت ترقی یافتہ شکل قرار دیا جا سکتا ہے۔

کمپیوٹر کا ایک اور استعمال بطور Word Processor ہے۔ اسے ٹائپ کی ایک انتہائی ترقی یافتہ شکل قرار دیا جا سکتا ہے۔ جس میں غلطیوں کو درست کرنا ممکن ہے۔ اور صفحات کو چھاپنے سے پہلے سکرین پر دیکھا جا سکتا ہے اور انہیں درست بھی کیا جا سکتا ہے۔ کمپیوٹر کی مدد سے تصویریں بنانا اور ان میں رنگ بھرنا بھی ممکن ہوتا ہے۔ اس سے گراف بھی بنائے جا سکتے ہیں۔ اور محض ٹیلی فون لائنوں سے ملانے کے بعد انٹرنیٹ کے ذریعہ تمام دنیا میں اپنا پیغام بھی پہنچایا جا سکتا ہے۔ اور دنیا بھر کی معلومات بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔

انٹرنیٹ کیا ہے؟

گزشتہ دہائی میں انٹرنیٹ کے ذریعہ رابطہ کے نظام میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ اس صدی کے اختتام تک لکھو کھہا انفرادی اور تنظیمی رابطے پوری دنیا میں قائم ہو چکے ہوں گے اور پوری دنیا میں اس کا استعمال بہت عام ہو چکا ہوگا۔ اسی بات کو اگر اور سادہ طریق پر بیان کیا جائے تو یوں کہا جا سکتا ہے کہ انٹرنیٹ ایک انتہائی وسیع معلومات کا تانا بانا ہے جس کے ذریعہ کمپیوٹر استعمال کرنے والے افراد اور تنظیموں کو ٹیلی فون لائنوں Cables اور Satellite رابطوں کے ذریعہ منسلک کر دیا گیا ہے۔ استعمال کرنے والا ماہانہ ایک قلیل مقدار میں سہولت مہیا کرنے والے کو رقم کی ادائیگی کرتا ہے۔ وہ ایک ایسی کمپنی ہوتی ہے جو اسے انٹرنیٹ سے ملا دیتی ہے۔ انٹرنیٹ پر لاکھوں ایسے مقامات Sites ہوتے ہیں۔ جن کو ایسے افراد یا ایسی تنظیموں نے قائم کیا ہوتا ہے جو معلومات کو آگے پھیلا دینا چاہتی ہیں۔ انہیں Web Sites کہا جاتا ہے کیونکہ انٹرنیٹ بھی ایک قسم کا مکڑی کا جالا ہی ہے۔

ان سب مقامات Sites کو کمپیوٹروں میں اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ یہ خود بخود انٹرنیٹ پر قائم ہو جاتے ہیں۔

انٹرنیٹ کے فوائد اور نقصانات

اپنے کمپیوٹر کو انٹرنیٹ سے منسلک کرنے کے بعد استعمال کرنے والا پہلے تو بظاہر نہ ختم ہونے والے ذرائع سے معلومات حاصل کر سکتا ہے مثلاً کینیڈا میں ایک تیسری زبان کے اخبار کا ایڈیٹر تازہ ترین معلومات جن میں تصاویر بھی شامل ہوتی ہیں، براہ راست اپنے ملک کی خبروں کے ذرائع سے حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی خاتون کسی ایسے مقام پر رہائش رکھتی ہو جو ملبوسات کے بڑے سٹور سے کافی دور ہو تو وہ انٹرنیٹ پر اپنے ملبوسات کے لئے آرڈر دے سکتی ہے۔ اسی طرح جوتوں کی دوکان پر بھی انٹرنیٹ کے ذریعہ جوتے کے کیٹالاگ سے جوتے کا نمبر بتا کر جوتا خریدنے کا آرڈر دیا جا سکتا ہے۔ اور ایسے ہی ایک عالم اور فاضل شخص کسی ایسی کتاب کے خریدنے کا آرڈر دے سکتا ہے جو اسے مقامی طور پر دستیاب نہیں ہوتی۔ ایک نوجوان طالب علم اپنے سکول کے پراجیکٹ کے متعلق معلومات انٹرنیٹ کے ذریعہ حاصل کر سکتا ہے۔ علیٰ ھذا القیاس آج زندگی کے ہر شعبہ میں انٹرنیٹ آپ کی مدد کرتا ہے۔

اگر انٹرنیٹ استعمال کرنے والے کو اپنے اس ویب سائٹ کا صحیح پتہ معلوم ہے جس سے وہ رابطہ قائم کرنا چاہتا ہے تو وہ اس پتہ کو اپنے کی بورڈ کی مدد سے ٹائپ کر لیتا ہے اور مطلوبہ تمام معلومات حاصل کر لیتا ہے۔ اور اگر اسے اس کا پتہ معلوم نہیں تو وہ متعلقہ مخصوص لفظ کو ٹائپ کرتا ہے جیسے "پاکستان کا آئین" "1971ء کی جنگ" یا "مارشل لاء" وغیرہ اس طرح کرنے سے عموماً مانیٹر یعنی سکرین پر ان موضوعات پر کئی Sources یعنی ماخذ ابھر آتے ہیں جن سے وہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ تحقیق اور ریسرچ کرنے والوں کے لئے انٹرنیٹ کی غیر معمولی افادیت ہے۔ مثلاً کسی مضمون کا مصنف کچھ ایسی Lyrics جن کا تعلق پرانے اطالوی گیتوں سے ہو جو Neapolitan میں ہوں اور انہیں حاصل کرنا چاہتا ہو جن کی تلاش میں وہ ایک عرصہ سے متعدد لائبریریاں کھنگال چکا ہو مگر حاصل نہ کر سکا ہو۔ اگر اسے یہ معلوم ہو کہ دو ویب سائٹ ایسے ہیں جو Neapolitan کے لئے وقف ہیں تو وہ اپنی پہلی کوشش میں ہی اپنی مطلوبہ شے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اور وہ انہیں اس ویب سائٹ کی مدد سے چھاپ سکے گا یعنی Print کر لے گا۔

انٹرنیٹ کے متعلق ایک دلیل یہ دی جاتی ہے کہ انٹرنیٹ پر دی گئی ایسی معلومات پر پابندی عائد کرنا ممکن نہیں جو برائیوں کو فروغ دیتی ہیں۔ جیسے نسلی منافرت، صوبائی عصبیت، فرقہ واریت کے متعلق پروپیگنڈا، فحش کارٹون اور عریاں تصاویر وغیرہ، اس لئے انٹرنیٹ بہت نقصان دہ ہے۔

دنیا بھر کی حکومتیں اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں اور وہ ایسے ذرائع کی تلاش میں کوشاں ہیں جن سے ان برائیوں کا تدارک کیا جا سکے۔ لیکن وہ آزادی تقریر اور آزادی تحریر کے حق کو نقصان پہنچائے بغیر ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ بظاہر یہ ایک مشکل کام ہے بلکہ ناممکن نظر آتا ہے۔

تاہم یہ بات انٹرنیٹ پر کمپیوٹر کے مالک پر منحصر ہے کہ وہ بچوں اور غلط اثر لینے والے اشخاص کو ایسی برائیوں سے کس طرح روک سکتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32453 میں مسرت روبینہ بھٹی زوجہ نعیم اللہ خان ملی قوم بھٹی پیشہ ملازمت فضل عمر ہسپتال عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 56 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-9-99 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 140 گرام 600 ملی گرام 22 کیرٹ مالیتی -/57646 روپے۔ حق مہر -/15000 روپے زیورات میں شامل۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4700 روپے ماہوار بصورت الاؤنس و شیئر F.OH مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مسرت روبینہ بھٹی کوارٹر نمبر 56 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 نعیم اللہ خان ملی وصیت نمبر 25770 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 عطاء الرحمٰن محمود وصیت نمبر 24693۔

بقیہ صفحہ 1

ہے تاکہ قربانیوں کا علم ہو اور اس کے نتائج میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار ہو۔

(24) الفضل ربوہ پاکستان کی بہت سی جماعتوں میں باقاعدگی سے جاتا ہے اور بہترین رابطہ کا ذریعہ ہے جس سے قومی زندگی کا ثبوت ملتا ہے۔

(25) خاکسار 1988ء سے الفضل کا نمائندہ ہے مجھے وہ واقعہ خوب یاد ہے جب 1984ء میں اس وقت کی حکومت نے الفضل بند کر دیا احباب پر کیا گزری مگر جب اس کی بندش ختم ہوئی اور الفضل کے دوبارہ اجرا کی خبریں ملیں تو احباب میں اس طرح خوشی تھی جیسے عید نصیب ہو گئی ہے احمدیوں نے مٹھائی تقسیم کی مالی اعانت کی اور رب اعلیٰ کے حضور سجدات شکر ادا کئے کیونکہ اس میں جو لکھا جاتا ہے سچ لکھا جاتا ہے سچ چھاپا جاتا ہے اور سچ پڑھا جاتا ہے۔

یہ چند ایک وہ برکات ہیں جن کا شمار کر دیا ہے اور بھی ہوں گی مگر سب کا احاطہ ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جاری رکھے۔ لکھنے والوں کے علم میں زیادتی فرمائے اور پڑھنے والوں کو عمل کی توفیق دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد ابراہیم صاحب گجر چک L-10/3 تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ کی اہلیہ مکرمہ نور بیگم صاحبہ کے گلے کا آپریشن تیسری دفعہ C.M.H راولپنڈی میں متوقع ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ فرما کر ان کو مکمل صحت و تندرستی عطا فرمائے۔

○ مکرم ملک منصور احمد صاحب سابق سیٹلمنٹ کمشنر ٹاؤن شپ لاہور کی بیٹی شکاگو یونیورسٹی امریکہ میں فارمیسی کا امتحان دے رہی ہیں۔ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ عزیزہ محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے مرحوم کی نواسی ہے۔ اسی طرح محترم ملک غلام فرید صاحب کے نواسے عزیز عامر ملک صاحب ناروے میں بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25۔ نومبر 1999ء کو مکرم مقصود احمد صاحب کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام "مسکان آرزو" تجویز ہوا ہے۔ یہ بچی مکرم عبدالمجید ثانی صاحب مرحوم آف راولپنڈی کی پوتی اور مکرم محمد صادق سدھو صاحب دارالیمن وسطی حال لندن کی نواسی اور محمد شریف صاحب مرحوم کی پڑنواسی ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس بچی کی لمبی عمر اور صحت و سلامتی اور قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب رخصتانہ

○ مکرم شریف احمد دہڑھوی صاحب انسپکٹر وقف جدید ربوہ کے بیٹے عزیز مکرم حامد احمد محمود (حال جرمنی) کا نکاح مورخہ 99-10-8 کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے ہمراہ عزیزہ شکیلہ شہزادی صاحبہ بنت مکرم نور محمد صاحب بٹ محلّہ ناصر آباد ربوہ سے 10 ہزار مارک حق مہر پر پڑھا

اسی روز بعد نماز مغرب تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس موقعہ پر دعا مکرم نعمت اللہ صاحب شمس نے کروائی۔ مکرم حامد احمد صاحب محمود محترم میاں حسین بخش صاحب اجنالوی کے پوتے اور حضرت میاں پیر محمد صاحب پیرکوٹی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پڑنواسے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور بہت ساری خوشیوں کا ذریعہ بناوے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم محمد احمد فہیم صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم محمد احسن خان مارڈن یو کے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 99-12-14 کو بچی سے نوازا ہے جس کا نام "تحریم خان" تجویز ہوا ہے۔ بچی صوبیدار ملک محمد اشرف خان صاحب کی پوتی اور مکرم عبدالسلیم صاحب پراچہ اسلام آباد کی نواسی اور مکرم محمد اقبال صاحب پراچہ مرحوم سرگودھا کی پڑنواسی ہے بچی اور زچہ دونوں کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم مولوی مہردین صاحب)

محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ بیوہ مکرم مولوی مہر دین صاحب (سابق معلم اصلاح وارشاد مقامی) ساکن محلّہ نصیر آباد۔ حلقہ عزیز نزد چونگی نمبر 6 ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 193-102/7727 خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مبلغ-/13-669 روپے جمع ہیں۔ یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم منور احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم مظفر احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم مبارک احمد صاحب (بیٹا)
5۔ محترمہ منورہ کلثوم صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ مبارکہ کلثوم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

اعلان داخلہ

○ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل مضامین میں (Mphil) ایم فل پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

بیالوجی۔ کیمسٹری۔ میتھ۔ فزکس۔ الیکٹرانکس۔ ارتھ سائنسز۔ بین الاقوامی تعلقات۔ ہسٹری اکنامکس۔ پاکستان سٹڈیز۔ امریکن سٹڈیز۔ سائیکالوجی۔

متعلقہ فیلڈ میں ماسٹرز ہونا ضروری ہے۔ داخلہ فارم بک شاپ سے 100 روپے یا 130 روپے کا پوسٹل آرڈر ارسال کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14- جنوری 99ء ہے۔ (نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

کولمبیا کے باغیوں کا حملہ

کولمبیا کے باغیوں نے بحری اڈے پر حملہ کر کے 70- افراد ہلاک کر دیئے۔ جوڑاڈو نیول گیریژن پر مشین گنوں اور دیسی ساخت کے میزائلوں سے مسلح 600 باغیوں نے حملہ کیا۔ فوج نے جوابی کارروائی میں 42 گوریلے مار دیئے حملے میں آرمی اور پولیس کا ایک ایک سپاہی ہلاک ہو گیا اور نیوی کے درجنوں اہلکار زخمی ہو گئے۔ متعدد زخمی قیدی بنا لئے گئے۔

شمالی کوریا میں جوہری پاور پلانٹ

یورپی یونین جاپان اور امریکہ شمالی کوریا میں جوہری پاور پلانٹ تعمیر کرنے پر متفق ہو گئے ہیں۔ معاہدے پر جلد دستخط ہو جائیں گے۔ 1994ء میں شمالی کوریا کے ساتھ طے پا جانے والے معاہدے کے تحت امریکہ نے شمالی کوریا کو دو جوہری پاور پلانٹ تعمیر کر کے دینے ہیں۔ اس کے بدلے میں شمالی کوریا پیانگ یانگ میں اپنا ایٹمی پروگرام منجمد کر دے گا۔

روسی پارلیمنٹ کا بھی انکار

امریکی کانگریس کے بعد روسی پارلیمنٹ (ڈوما) نے بھی سی ٹی بی ٹی معاہدے کی توثیق سے انکار کر دیا ہے۔ امریکہ اور روس کے ایٹمی اسلحہ گوداموں میں 3 ہزار کے قریب جنگی ہتھیار موجود ہیں جو دنیا بھر کے لئے انتہائی خطرناک ہیں۔ ڈوما کا اصل مقصد نیٹو پر عدم اعتماد ہے۔

لاگوس کے گورنر پر قاتلانہ حملہ

نائیجیریا کے دارالحکومت لاگوس کے گورنر پر قاتلانہ حملہ کے بعد پولیس نے 4 حملہ آور ہلاک کر دیئے۔ گولیاں گورنر کی کار پر لگیں لیکن وہ خود محفوظ رہے۔ جوابی کارروائی میں ایک پولیس اہلکار زخمی ہو گیا۔ مسلح افراد نے گورنر کا راستہ بسیں کھڑی کر کے روک رکھا تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ گورنر پر قاتلانہ حملہ نہیں بلکہ ڈکیتی کی کارروائی تھی جو سرکاری قافلہ آجانے کے باعث ناکام ہو گئی۔

کوسووو کے لئے نئے فوجی دستے

اقوام متحدہ کوسووو میں نئے فوجی دستے بھیجے گا۔ امن و امان قائم کرنے کے لئے نئی سخت پالیسی کا اعلان کر دیا گیا۔ انصاف کے حصول کے لئے جج اور وکلاء مقرر کئے جائیں گے۔

بیلاروس اور روس کا انضمام

بیلاروس اور روس کا آپس میں وفاق قائم کرنے کے سلسلے کی روسی پارلیمنٹ ڈوما نے توثیق کر دی ہے۔ اس معاہدے پر روس کے صدر یلسن اور بیلاروس کے صدر لوکاشنکوف نے دستخط کئے تھے۔ دونوں ملک باہمی وفاق قائم کر کے نئی مشترکہ کونسل بنائیں گے۔

سوڈانی صدر کی وضاحتیں

سوڈان کے صدر عمر البشیر نے کہا ہے کہ حالیہ ایمرجنسی خونریز فسادات روکنے کے لئے لگائی گئی ہے یہ کسی نئے انقلاب کا آغاز نہیں۔ ہنگامی حالت نافذ نہ ہوتی تو 1989ء جیسی خطرناک صورت حال پیدا ہو سکتی تھی۔ ایمرجنسی اور حکومت کی برطرفی کے بعد امریکہ نے اپنے رد عمل میں کہا ہے کہ سوڈان ایسی پالیسیاں تشکیل دے جن سے ملک میں خانہ جنگی ختم ہو جائے۔ سوڈان کے ہمسایہ ملک مصر نے ہنگامی حالت کے نفاذ کی توثیق کر دی ہے۔

شام اسرائیل تاریخی مذاکرات

شام اور اسرائیل کے درمیان تاریخی امن مذاکرات امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں شروع ہو رہے ہیں۔ امریکی صدر کلنٹن خود بھی مذاکرات میں شمولیت کریں گے۔ شام کے وزیر خارجہ فاروق الشرح اور اسرائیل کے وزیراعظم ایہود بارک اپنے اپنے ملک کے وفود کی قیادت کریں گے۔ قرائن بتاتے ہیں کہ اسرائیل کو امن کی خاطر جولان کی ان پہاڑیوں کی قربانی دینی ہو گی جن پر اس نے 1967ء کی جنگ میں قبضہ کر کے شام کی طرف اپنے دفاع کو ایسا مضبوط بنا لیا تھا کہ اب اسے شام کی طرف سے کسی حملے کی کوئی فکر باقی نہیں رہی تھی۔

یونان میں ٹریفک حادثہ

یونان کے دارالحکومت ایتھنز میں ٹریفک کے ایک حادثہ میں ایتھنز کے تین میئر اور ایک بنک افسر ہلاک ہو گئے۔ چاروں افراد کی کار ٹرک سے ٹکرانے کے بعد اس میں آگ لگ گئی چاروں افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔

رومانیہ کے وزیراعظم کی برطرفی

رومانیہ کے صدر نے وزیراعظم کو برطرف کر دیا ہے۔ وزیراعظم پر ست اقتصادی اصلاحات اور یورپی یونین میں شرکت کے لئے عدم دلچسپی کا الزام ہے۔ کابینہ نے بھی ان کی تبدیلی کی سفارش کی تھی۔ وزیر محنت کو قائم مقام وزیراعظم مقرر کر دیا گیا۔

امن کے مخالف یہودیوں کا مظاہرہ

امن کے مخالف تین ہزار یہودیوں نے اسرائیلی پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ کیا مظاہرین نے کہا کہ مقبوضہ علاقوں سے فوج کی واپسی کے بعد اسرائیل عربوں کے حملوں کے نشانے پر آجائے گا۔ حزب اختلاف لیکوڈ پارٹی کے لیڈر نے کہا کہ امریکہ کی جھوٹی تسلیوں کے سہارے ملک کا سودا کیا جا رہا ہے۔ امریکیوں کے دعوے جھوٹے ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 15 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 16۔ دسمبر۔ غروب آفتاب۔ 5-08
جمعہ 17۔ دسمبر۔ طلوع فجر۔ 5-32
جمعہ 17۔ دسمبر۔ طلوع آفتاب۔ 7-00

راولاکوٹ اور سیالکوٹ میں بس دھماکے

راولاکوٹ میں بس میں بم دھماکہ ہوا جس سے سٹینڈ میں کھڑی بس تباہ ہوگئی۔ 13۔ مسافر زخمی ہوگئے دو کی حالت نازک ہے۔ لاری اڈہ میں کھڑی دیگر تین گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔ یہ بس تتہ پانی سے راولاکوٹ آئی تھی۔ تتہ پانی کنٹرول لائن کے قریب واقع ہے۔ پولیس نے بم کے ٹکڑے قبضے میں لے لئے ہیں۔ بم دھماکہ کے بعد سی ایم ایچ راولاکوٹ میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا۔ بم دھماکہ کی آواز کئی کلومیٹر دور تک سنائی دی۔ سیالکوٹ میں بھارتی ساخت کی بارودی سرنگ سے ٹکرانے کے بعد بس کے پرخچے اڑ گئے مسافر معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔ حادثہ ورکنگ باؤنڈری سے ایک کلومیٹر دور پیش آیا۔ بارودی سرنگ ٹینک شکن تھی۔ حادثہ کے بعد بس 15 فٹ دور جاگری۔ یہ حادثہ مورچہ پور گاؤں کے قریب پیش آیا۔ ایک سرحدی علاقے باجرہ گڑھی میں سکول کو تباہ کرنے کا بھارتی منصوبہ ناکام ہوگیا۔

استغاثہ دنیا کو بیوقوف نہیں بنا سکتا

معزول وزیر اعظم نواز شریف اور ان کے دیگر ساتھیوں کے خلاف طیارہ کیس کی کارروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ نواز شریف 12۔ اکتوبر سے لگاتار عدالتی کارروائی کے سلسلے میں پیشیاں بھگت رہے ہیں ابھی تک باضابطہ طور پر کیس کی کارروائی شروع نہیں ہوئی۔ قانون کے مطابق جب باضابطہ کارروائی شروع ہوگی اس سے ایک ہفتہ کے اندر اندر فیصلہ سنا دیا جائے گا۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ بلیک باکس کی کاپی ہو سکتی ہے۔ استغاثہ دنیا بھر کو بیوقوف نہیں بنا سکتا۔ لگتا ہے کہ استغاثہ نے طیارہ کیس دائر کرنے سے قبل صحیح منصوبہ بندی نہیں کی۔ کیس کو طول دینے کا مقصد وقت گزارنا ہے۔ کیس استغاثہ کی گرفت سے نکلا چلا جا رہا ہے۔ سی این این نے بھی کہا ہے اس جدید دور میں بلیک باکس کی کاپی نہ ہو سکنے کے بہانے پر کوئی عقلمند آدمی یقین نہیں کر سکتا۔ کیس کی باضابطہ سماعت دسمبر میں شروع ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔

کیسٹیں فراہم کر دی ہیں

طیارہ سازش کیس میں استغاثہ کے وکیل راجہ قریشی نے بتایا ہے کہ کیسٹیں فراہم کر دی ہیں۔ ان کے دستاویز ہونے کا فیصلہ عدالت کرے گی۔ انہوں نے اصرار کیا کہ بین الاقوامی قانون کے مطابق بلیک باکس کی کاپیاں نہیں کی جا سکتیں۔

جنرل توقیر ضیاء کرکٹ بورڈ کے چیئرمین

صدر مملکت نے منگلا کے کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل توقیر ضیاء کو پاکستان کے کرکٹ کا نیا چیئرمین مقرر کر دیا ہے۔ وہ مسٹر الطاف ظفر کی جگہ لیں گے جن کو 40 دن کے بعد ان کے عہدے سے سبکدوش کر دیا گیا۔

100۔ بچوں کا قتل ہائیکورٹ نے رپورٹ طلب کرلی

لاہور ہائی کورٹ نے 100 بچوں کے قتل کے کیس میں تحقیقاتی رپورٹ طلب کر لی ہے۔ عدالت نے حکومت کا یہ موقف مسترد کر دیا کہ وہ جو کام کر رہی ہے اسے کرنے دیا جائے۔ ہائی کورٹ حکومت کے کام میں کوئی مداخلت نہیں کر رہی۔ لیکن چونکہ یہ وسیع پیمانے پر مفاد عامہ کا معاملہ ہے اس لئے اسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت اپنے اختیارات استعمال میں لاتے ہوئے معاملے کی تہہ تک پہنچے گی۔ فاضل عدالت نے قرار دیا کہ 100 بچوں کا قتل حکومت کی ناکامی ہے۔ فاضل عدالت نے سکول سے بھاگنے والے بچوں کے کوائف بھی طلب کر لئے۔ ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل نے عدالت کو بتایا کہ جنوری 1998ء سے نومبر 1999ء تک 636 بچوں کے اغوا اور گمشدگی کے واقعات درج ہوئے 40 بچے بازیاب ہوئے 751 ملزمان گرفتار کئے گئے۔ فاضل عدالت کے جج مسٹر جسٹس تصدق حسین جیلانی نے یہ احکامات ایم ڈی طاہر ایڈووکیٹ کی رٹ درخواست پر دیئے۔

نواز شریف سیاست چھوڑ دیں

نواز شریف کی اہلیہ بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ پاکستانی سیاست بم کی طرح خطرناک ہوتی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ نواز شریف سمیت ہمارا پورا خاندان سیاست چھوڑ دے۔ انہوں نے کہا کہ ون مین شو چل رہا ہے۔ بینظیر کو تو خود مدد کی ضرورت ہے۔ قوم کو نواز شریف جیسا لیڈر نہیں ملے گا۔ حسین نواز کی حالت دیکھ کر میری چیخ نکل گئی۔

ہمت مت ہارنا

نواز شریف اور شہباز شریف کی ان کے اہل خانہ سے ملاقات کروائی گئی۔ نواز شریف نے کہا حوصلہ نہ ہارنا جلد رہا ہو جائیں گے۔

پنجاب کے بلدیاتی ادارے معطل رہیں گے

پنجاب کے بلدیاتی ادارے معطل رہیں گے۔ جنرل پرویز مشرف نے غیر معینہ عرصہ کے لئے پنجاب کے بلدیاتی ادارے معطل ہونے کی منظوری دے دی۔ صوبے میں بلدیاتی اداروں کی معطلی کی مدت 15 دسمبر کو ختم ہو رہی تھی بلدیاتی اداروں کی غیر معینہ معطلی کو قانونی تحفظ دینے کے لئے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

گورنر پنجاب کا اظہار افسوس

گورنر پنجاب جنرل صفدر نے صحافیوں اور فوٹوگرافروں پر پولیس تشدد پر بہت افسوس کا اظہار کیا ہے انہوں نے پریس کلب کی گرانٹ بحال کرنے کا حکم دیا۔

میاں اظہر سے چوہدری برادران کی ملاقات

ناراض مسلم لیگی رہنما میاں محمد اظہر سے سابق وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین اور پنجاب اسمبلی کے معطل شدہ سپیکر چوہدری پرویز الٰہی نے ملاقات کی اس ملاقات میں نظریاتی کارکنوں کو آگے لانے پر اتفاق کیا گیا۔

پنجاب کا سرحد اور بلوچستان کو انکار

پنجاب نے بلوچستان اور سرحد کو آٹا سپلائی کرنے سے انکار کر دیا ہے جس کی وجہ سے دونوں صوبوں میں صورت حال سنگین ہو گئی ہے۔ پنجاب فلور ایسوسی ایشن نے کہا کہ حکومت دہاڑی دار سیاستدانوں کے پرمٹ منسوخ کرے تو بلوچستان اور سرحد کو آٹا سپلائی کرنے کے لئے تیار ہیں سابق حکومت نے سرحد اور بلوچستان کے سیاستدانوں کو پرمٹ جاری کئے جنہوں نے آٹا سمگل کر کے عزیزوں اور دوستوں کو نوازا دونوں صوبوں نے سنگین بحران کے پیش نظر گندم کی سپلائی کی استدعا کی لیکن محکمہ خوراک پنجاب کے اعلیٰ افسروں نے درخواست مسترد کر دی۔

ساری محفل سجانے کا مقصد

نواز شریف کی اہلیہ بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ موجودہ سیٹ اپ کی ساری محفل نواز شریف کو گھیرنے کے لئے سجائی گئی ہے۔ نواز شریف کو ملزم پہلے نامزد کیا گیا قانون میں ترمیم بعد میں ہوئی۔ چند جرنیلوں کو چھوڑ کر ساری فوج مثالی ہے۔

قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی کونسل سے استعفے

حکومت نے قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی کے لئے جو 18 رکنی مشاورتی کونسل بنائی تھی اس کے دو ارکان پشاور کے رحیم اللہ یوسف زئی اور احمد رشید نے استعفے دے دیئے ہیں۔

کپاس کے بحران پر نواز شریف کی تشویش

کپاس کے بحران پر سابق وزیر اعظم نواز شریف نے تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ میری حکومت نے اپٹما کا دباؤ قبول نہیں کیا تھا کاشتکاروں کو 825 روپے من دے رہے تھے اب کسان رل گیا ہے۔ میاں شہباز شریف ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں پوچھتے رہے۔

ضرورت ہے

(1) کمپیوٹر آپریٹر۔ ٹائپ سپیڈ 40۔ مائیکروسافٹ ورلڈ، ایکسل، تعلیم کم از کم انٹرمیڈیٹ۔ انگلش پر عبور (2) ڈرائیور گاڑی۔

رابطہ : مولوی نذیر احمد

115 اے علامہ اقبال روڈ دارالذکر لاہور

گھر کرایہ کیلئے

خوبصورت گھر ملحقہ عادل ہسپتال ڈیفنس روڈ لاہور بمعہ دو عدد فون کرایہ پر دینا مطلوب ہے۔

رابطہ۔ ملک محمود انور ۔ فون نمبر 7235517

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان 212515' رہائش 212300

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر

پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر' دمہ' کینسر' بلڈ پریشر' تپ دق' السر' ایگزیمہ' نرینہ اولاد' لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔

38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3۔ فون 213207

نیو سلطان آٹوز

ٹیوٹا' سوزوکی اور دیگر گاڑیوں کے پارٹس۔ اعلیٰ کوالٹی کے موبل آئلز اور گاڑیوں کے فلٹرز دستیاب ہیں۔

اقصیٰ موڑ ساہیوال روڈ رحمان کالونی ربوہ

Ph: Shop (PP) 212140

Res: 212833

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61